

کے باعث عاشق کے دل میں ایک ہی جذبہ رہ جاتا ہے، یعنی یہ کہ ہر لحظہ محبوب کا رخ کرے اور اس سے نہ مل سکنے کے باعث حیرانی کا تختہ مشق بنا رہے، حقیقت کے نقطہ نگاہ سے دیکھا جائے تو مطلب یہ ہوگا کہ ہر لحظہ اس ذات کا رخ کرتا ہوں، ہو وجود اور زندگی کا سرچشمہ ہے لیکن خامیوں اور نارسائیوں کے باعث اس تک پہنچ نہیں سکتا اور حیران ہوتا ہوں۔ غالباً یہی حیرانی ہے، جسے صوفیہ کی اصطلاح میں مقام حیرت قرار دیا جاتا ہے۔

۴۔ لغات۔ آئینہ : یہاں اس سے مراد آئینہ حلی نہیں، بلکہ آئینہ فولادی۔ جو ہر : فولادی آئینے کو صقل کیا جاتا ہے تو اس میں خط سے پڑھ جاتے ہیں۔ جنہیں جوہر آئینہ کہتے ہیں۔ ایک ایک خط بال سے مشابہ ہوتا ہے، لہذا انہیں مرگاں سے تشبیہ دی۔

شرح :۔ محبوب کا جلوہ حسن حکما کہ رہا ہے کہ مجھے دیکھو، کیونکہ میں اور صرف میں ہی دید کے لائق ہوں۔ یہ سن کر فولادی آئینے کے جوہروں پر بھی ایسی کیفیت طاری ہو گئی کہ وہ آئینے کی آنکھ پر مرگاں بن جانا چاہتے ہیں تاکہ حسن کی دید سے لذت پاسکیں اور اس کا تقاضا نئے دید پورا کر سکیں۔

واضح رہے کہ یہ حسن کی طرف سے سوال نہیں، تقاضا ہے اور مطلب یہ ہے کہ واقعی اس کے سوا کوئی شے قابل دید نہیں، اسی لیے بے جان آئینے میں بھی وہ خصوصیتیں پیدا ہو گئی ہیں، جو آئینہ دید بننے کے لیے ضروری ہیں۔

۵۔ لغات۔ اہل تمنا : اہل عشق، جنہیں محبوب پر قربان ہو جانے کی انتہائی آرزو ہوتی ہے۔

عیدِ نظارہ : قوت دید، یعنی نگاہ کی عید یا انتہائی شادمانی اور خوشی۔

شرح :۔ قتل گاہ میں پہنچ کر اہل عشق کو جو خوشی اور شادمانی ہو رہی ہے، اس کی کیفیت کچھ نہ پوچھیے۔ بس یہ سمجھ لیجیے کہ جب تلوار میان سے نکلتی ہے اور قتل کے لیے اسے بلند کیا جاتا ہے تو نگاہ کے لیے وہی منظر پیدا ہو جاتا ہے، جو عالم لوگوں